

مدیر کے نام

راشد الیاس ممبر لاہور

”آپ رائے کے مطابق مسلمانوں کی مستقبل کی زبان انگریزی ہے“ (اکتوبر ۹۶ ص ۸۲) ترجمان میں پڑھ کر عجیب لگا۔ انگریزی تو یونانی اور لاطینی کی طرح اسم اللسان بھی نہیں۔ مغرب کی تہذیب اب روبہ زوال ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی زبان بھی تاریخ کا حصہ بن جائے گی۔ مستقبل مسلمانوں کا ہے۔ عروج کے ساتھ ان کی زبان عربی کا دور آئے گا۔ آپ رائے درست والے احساس امتی کا شکار معلوم ہوتے ہیں۔

محمد جعفر پنڈی

رسول اللہ کی وفات پر حضرت ابو بکرؓ نے جو کما (اکتوبر ۹۶ ص ۷۳) اس کے درست الفاظ یہ ہیں:
من کان یعبد محمد افان محمد اقدما ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لایموت۔

فصیح احمد، حیدرآباد

اختلاف امت۔ اسباب اور حل (اکتوبر ۹۶) میں علمائے کرام کے نیچے واضح اور صاف فائدہ عمل پیش کر دیا گیا ہے۔ کیا کوئی ایسی سبیل نہیں ہو سکتی کہ ہر مسجد کا امام اس کا مطالعہ کرے اور اپنی سرگرمیوں میں ان امور کا لحاظ رکھ کر اتحاد امت میں اپنا کردار ادا کرے۔

انوار الحق، سرگودھا

ایسے مضامین شائع کرنے کا کیا فائدہ جس سے دوسرے علما کی دل آزاری ہو (استیصال بدعات کا جوش، اکتوبر ۹۶)۔ حکمت اور مصنعت بھی کوئی چیز ہے۔۔۔ اگر کسی صحابی نے کسی فوت شدہ بزرگ سے توسل کیا ہے تو اس کا حوالہ پیش فرمائیں۔ مباحات کا دائرہ تنگ نہ کرنے کی خاطر کیا کیا جائز کریں گے۔ یہ قل چالیسوس، برسایاں، سالگرہیں، سجدہ تعظیمی کیا سب مباحات میں آجاتے ہیں۔ پھر بنو امیہ پر کیا اعتراض کہ انہوں نے عیدین کی اذان بھی جاری کی۔ پھر تو نماز جنازہ کے لیے اذان بھی مباحات میں ہوگی۔ امام ابن تیمیہ نے صاف لکھا ہے کہ جس چیز کو حضورؐ نے ترک کیا اس کا ترک کرنا سنت ہے۔ آپ مباحات کا دائرہ وسیع کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ اگر یہی حالت رہی تو خدا جانے دائرہ کہاں جا کر ختم ہو۔

سید احمد علی شاہ، حضرو

متوفی بزرگان دین کے اعمال صالح کو کس طرح وسیلہ دعا بنایا جاسکتا ہے۔ بزرگان دین ہوں یا کوئی عام متوفی، زندہ وارثوں یا لوگوں کی طرف سے صدقہ، دعا، قربانی اور حج بدل تو ان کے حق میں نافع ہو سکتا ہے لیکن اس طرح ان سے توسل کی صورت کیسے نکل سکتی ہے؟ ہم اس بارے میں بے خبر ہیں کہ کس کے ساتھ کیا